Fikr-o-Nasar (Islamabad) 42:2 (2004)

دلائل النبوۃ وخصائص النبوۃ

(تاریخی وتحقیقی مطالعہ)

☆ ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس

محسن انسانیت، فخرِ موجودات، سرورِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اصل ایمان ہے۔ آپ کی کامل اطاعت و اتباع سنت ہی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ حیاتِ انسانی کے انفرادی پہلوؤں اور اجتماعی و سیاسی اداروں کی تشکیل کے لیے نمونہ کمال فقط آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ ہے۔

آقائے دوجہاں ﷺ سے محبت و اتباع اور اطاعت رسول کا لازمی تقاضا ہے کہ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے۔ آپ کے فضائل و شمائل سے قلبی نسبت پیدا کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ طلوع اسلام کے بعد آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ان اہم ترین اور سب سے قدیم موضوعات میں سرِفہرست ہے جس نے اہلِ دل اور صاحبانِ قلم دونوں کے دامانِ خیال کو کھینچا ہے اور ہر ایک نے اپنے علمی ظرف، ذہنی رجحان اور فنی مذاق کے مطابق پہلے تو اپنا دامن طلب بھرا پھر دوسرے مشتاقانِ جمالِ نبوی ﷺ کے قلب و سرور کا سامان کیا۔ ائمہ محدثین نے آپ کے اقوال و افعال و تقاریر کو فنِ حدیث کے زاویہ نگاہ سے دیکھا۔ مغازی نگاروں نے معرکہ ہائے نبوی ﷺ کو سیرت کا ایک اہم ترین پہلو بنایا۔ ائمہ سیرت نے آپ کی زندگی کے ہر لحہ تادمِ واپسیں ہر جزئیہ کو قلم بند کیا۔ نسب نگاروں نے جب اشراف کے انساب سے بحث کی تو حیاتِ رسول ﷺ کو سرنامہ بنا دیا۔

آپ کی شکل و شباہت، رفتار و گفتار، مذاق طبیعت، طرزِ معاشرت، خورد و نوش، لباس و پوشش اور نشست و برخاست اور آپ کی ہر ہر ادا کو ائمہ سیّر نے محفوظ کر لیا تو اسے شمائل نبوی ﷺ کا نام دیا۔ بعض ائمہ سیرت اور مورخین اسلام نے آپ ﷺ کے دلائل و معجزات پر خصوصی توجہ دی اور ان تمام آیات و دلائل کو ضبط تحریر میں لائے جس سے آپ کی نبوت و رسالت کو ثابت کیا جائے۔ اس فن کو دلائل النبوۃ کا نام دیا گیا۔ الغرض حالات کی ضروریات اور علوم و فنون میں ارتقاء کی بنا پر

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.　http://iri.iiu.edu.pk/

اپنے فن پارے مرتب کئے:

(ا) زمانی ترتیب

(ب) واقعاتی ترتیب

(ج) موضوعاتی ترتیب

موضوعاتی حوالہ سے معجزات نبویؐ ہمیشہ سے مؤرخین اور محدثین کی دلچسپی کا مرکز رہے ہیں۔ کیوں کہ معجزات، نبوت و رسالت کے ثبوت کا اہم ذریعہ ہیں البتہ مؤرخین اسلام اور ائمہ محدثین کے اندازِبیاں میں واضح فرق ضرور موجود رہا۔ اس موضوع پر مستقل تالیفات سامنے آئیں تو معجزات کے مختلف پہلوؤں اور بلاغی و ادبی محاسن کے اظہار کے لئے ان کتب کے لئے "**اعلام النبوة**"، "**دلائل النبوة**"، "**خصائص النبوة**" اور "**معجزات النبی**" جیسے مختلف نام رکھے گئے۔ ناموں کے اس تفاوت کے باوجود ان کتب کا بنیادی موضوع نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور امتیازات و خصائص ہی رہا۔ بعد میں سیرت نگاری کے اس موضوع پر اہل قلم نے علیحدہ سے تصانیف مرتب کیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے خاص انعامات سے نوازا جاتا ہے کیونکہ وہ حجۃ اللہ فی الارض ہوتے ہیں، دیگر مخلوقات سے علیحدہ شان وعظمت عطا کی جاتی ہے۔ متکلمین کی اصطلاح میں انبیاء سے ظہور پذیر ہونے والے خارق عادت امور کو معجزہ کہتے ہیں۔ یہ معجزات انبیائے کرام کی شان نبوت کے مظہر ہوتے ہیں۔ معجزہ کے بارہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی لکھتے ہیں:

وهی عندنا عبارة عماقصد به اظهار صدق من ادعی انه رسول الله.

معجزہ سے ہمارے نزدیک وہ چیز مراد ہے جس سے اس شخص کی صداقت کا اظہار مقصود ہو جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

معجزہ کی شرائط تحریر کرتے ہوئے آپ رقمطراز ہیں:

ا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہو۔

ب۔ خارق عادت ہو۔

ج۔ اسکا معارضہ دشوار ہو۔

نہ ہو۔

س۔ دعویٰ پر مقدم نہ ہو۔(۳)

وہ افعال جن کا صدور انبیاء سے ہو اور مقصود یہ ہو کہ وہ مبعوث من اللہ ہیں وہ تین عنوانات کے تحت درج کئے جاسکتے ہیں:۔

(۱) **العلم**: ماضی اور مستقبل کی غیبی خبریں جیسے عیسٰی علیہ السلام کا بتانا کہ تم گھروں میں کیا کھاتے ہو اور کس چیز کو ذخیرہ کرتے ہو؟

(۲) **القدرۃ**: معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کو عطا کی جانے والے قدرت کا مظہر بھی ہوتا ہے، گویا معجزہ میں قدرت الٰہیہ کا ظہور نبی کے ہاتھوں ہوتا ہے۔ جیسے عصا کا سانپ بن جانا، شق قمر، مردوں کا زندہ کرنا۔

(۳) **الغنی**: انبیاء کرام ایسی بہت سی چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہیں جو عامۃ الناس کی بنیادی ضرورت ہوتی ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی حفاظت، صوم وصال۔(۴)

معجزہ کے مترادفات:

ان خارق عادت واقعات کے لئے معجزہ کا لفظ اس خاص معنی میں متکلمین کے ہاں ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں ان امور کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ان امور کے لئے قرآنی تعبیرات درج ذیل ہیں:

۱۔ آیت ۲۔ برھان ۳۔ بینہ (۵)

۱۔ آیت:

کسی مقصود تک رسائی کے لئے جس چیز کی طرف توجہ مبذول کی جائے وہ آیت ہے کیونکہ افعال نبوت مقام نبوت تک رسائی کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے انہیں آیت کہا جاتا ہے۔ قاضی سلیمان منصورپوری لکھتے ہیں: ایمان کی بات یہ ہے کہ کن فیکون ارشاد کرنے والے کی طاقت اور قدرت

الشیخ ابراهیم الیعقوبی نے "الآیات" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

أی المعجزات والخصوصیات من بین سائر الانبیاء والامم.[۷]

۲۔ برھان:

ایسی واضح دلیل جس کے بعد کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور کوئی امر گوشہ خلوت میں پنہاں نہ رہے۔[۸] انبیاء کے خرق عادت واقعات کو برھان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حجت تامہ ہوتے ہیں۔ علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں:

ان اللّٰہ تعالیٰ اعطی لکل نبی آیة وبرھانا لیقیم به الحجة علی الامة وجعل نفس النبی علیه السلام برھانا منه.[۹]

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو آیت اور برھان عطا کی تاکہ اس کے ذریعہ وہ اپنی قوموں پر حجت قائم کریں اور انبیائے کرام میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو سراپا برہان بنایا ہے۔

۳۔ بینہ:

بینہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جس سے مدعی فریق ثانی کی بات کو باطل قرار دے سکے۔ چونکہ معجزات سے منکرین نبوت کے افکار باطل ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو بینہ کہا جاتا ہے۔

معجزات کے لئے قرآن کریم میں بعض کے نزدیک الفرقان[۱۰] اور مبصرة[۱۱] کے لفظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔

کتب احادیث میں معجزات کے عنوانات:

محدثین نے اپنے ذوق کے مطابق مختلف عنوانات کے تحت معجزات کا ذکر کیا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ امام بخاریؒ نے "**علامات النبوة فی الاسلام**" کے عنوان سے معجزات کا ذکر کیا ہے۔[۱۲]

۲۔ امام مسلمؒ نے اپنی الجامع الصحیح میں اس کا عنوان "**باب فی معجزات النبی صلی اللّٰہ علیه وآله**

۴۔ امام ہیثمی نے "علامات النبوۃ" کے عنوان سے معجزات نقل کئے ہیں۔[۱۵] دوسرے مقام کا عنوان "باب فی معجزاتہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فی الحیوانات و الشجر وغیر ذلک" ہے۔[۱۶]

۵۔ احمد عبدالرحمٰن البنا نے "باب ماجاء فی خصوصیاتہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کے تحت "ابواب مایدہ اللہ بہ من المعجزات وخوارق العادات" میں معجزات نقل کئے ہیں۔[۱۷]

۶۔ صاحب مشکوۃ المصابیح نے معجزات کے بیان کا آغاز "باب علامات النبوۃ" سے کیا ہے۔ معراج النبی کا ذکر علیحدہ باب میں کرنے کے بعد "باب فی المعجزات" کا عنوان دیا ہے۔ مفتی احمد یار خان کے بقول باب علامات النبوۃ میں اعلان نبوت سے پہلے اور بعد کے خوارق کے علاوہ گذشتہ آسمانی کتابوں میں آپ کا تذکرہ، جیسے عنوانات ہیں جبکہ معجزات کے باب میں صرف وہ عجائبات بیان ہوئے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر اعلانِ نبوت کے بعد ظاہر ہوئے۔[۱۸]

۷۔ امام بغویؒ نے اس عنوان کے تحت معجزات کو جمع کیا ہے "باب ماخص بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم من الآیات والکرامات"[۱۹]

۸۔ المسند الجامع کا عنوان "کتاب علامات النبوۃ وفضائل سیدالاولین والآخرین" ہے۔[۲۰]

۹۔ جامع الترمذی میں "باب فی آیات اثبات نبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ایسی روایات "ماعطی اللہ تعالیٰ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے درج ہیں۔[۲۱]

علاوہ ازیں مختلف کتب احادیث میں کتاب الفتن کے باب میں بھی ایسی روایات ہیں جنہیں معجزات کی کتب میں نقل کیا گیا ہے۔

معجزات پر مستقل کتب کے عنوانات:

اس موضوع پر مستقل تصانیف بھی ہیں۔ علماء سیرت نے اپنی تصانیف کے لئے عموماً جن اسماء کا انتخاب کیا وہ ان عنوانات سے ہیں۔

طرح ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر العسقلانی (م:۸۵۲ھ) نے "الآیات النیرات للخوارق المعجزات" لکھی۔ "الاحکام لسیاق مالسیدنا محمدعلیه السلام من الآیات البینات الباھرات والأعلام" علی بن محمد القطان (م:۶۲۸ھ) کی اس موضوع پر تصنیف ہے۔(۲۲) سعید بن عبدالقادر باشفر نے معجزات کے ایک خاص پہلو پر "الآیات البینات فیما فی اعضاء الرسول صلی الله علیه وآلہٖ وسلم من معجزات" کے نام سے کتاب تحریر کی۔ حقیقت یہ ہے کہ علماء نے اس موضوع پر اس عنوان سے بہت کم اپنی تصانیف کو موسوم کیا۔ البتہ واقعۂ معراج کے عظیم الشان نشانی ہونے کی بنا پر علماء نے اسی ایک ''آیت'' پر اس نام سے اپنی تالیفات مرتب کیں۔ مثالیں درج ذیل ہیں:

ا۔ الآیات العظمیة الباھرة فی معراج سید اھل الدنیا والآخرة از محمد بن یوسف بن علی الدمشقی (۹۴۲ھ)

ب۔ الآیة الکبریٰ فی شرح قصة الاسراء از علامہ جلال الدین سیوطی (م:۹۱۱)۔(۲۳)

۲۔ معجزات پر مستقل تصانیف کے لئے عموماً دوسرا کم استعمال ہونے والا لفظ ''اعلام'' ہے۔ البتہ اس نام کی کتب آیات النبی کے نام کی کتابوں سے زیادہ ہیں۔ اس نام سے معروف کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ أعلام النبوة: داؤد بن علی الاصفھانی (۲۷۰ھ)

۲۔ أعلام النبوة: أبوداؤد السجستانی سلیمان بن الأشعث

۳۔ أعلام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم المنزلة علی رسله فی التوارة والانجیل والزبور والقرآن وغیرذلک،دلائل نبوته من البراھین النیره والدلائل الواضحة،ابن قتیبة، عبداللّٰہ بن مسلم (۲۷۶ھ)

۴۔ أعلام النبوة: أبوحاتم محمد بن ادریس الرازی (۲۷۷ھ)

۵۔ أعلام النبوة: المأمون العباسی (۲۱۸ھ)

۶۔ أعلام النبوة: أحمد بن فارس اللغوی (۲۹۵ھ)

۷۔ أعلام النبوة فی دلالات الرسالة ، أبوالمطرّف عبدالرحمن بن محمد ابن فطیس القرطبی (۴۰۲ ھ)

۸۔ أعلام النبوة: أبوالحسین علی بن محمد الماوردی (۴۵۰ھ)

۹۔ أعلام النبوة: عبداللّٰہ بن عبدالعزیز البکری الأندلسی (۴۸۷ھ)

۳۔ معجزات کی کتب کا ایک اور معروف عنوان ''خصائص'' ہے۔ کتب خصائص میں چونکہ آپ ﷺ کے امتیازات جمع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور معجزات چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کو عام انسانوں سے ممتاز کرتے ہیں اس لئے ان کے تذکرے کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ امتیازی خصوصیات جن میں کوئی بھی آپ کا شریک وسہیم نہیں، بھی ذکر کی جاتی ہیں۔ اس موضوع پر لکھی گئی کتب کی فہرست درج ذیل ہے:

١. الابريز الخالص عن الفضة في ابراز خصائص المصطفى التيفى الروضة، عبدالرحمن بن عمر البلقيني (۸۲۴ھ)

٢. إتحاف أهل الاسلام و الايمان ببيان أن المصطفى صلى الله عليه وسلم لايخلوعنه زمان محمد بن علي بن علّان المكي (۱۰۵۷ھ)

٣. أرجوزة في خصائص النبي عليه السلام التاج السبكي (۷۷۱ھ)

٤. أنموذج اللبيب في خصائص الحبيب، جلال الدين السيوطي (۹۱۱ھ)

٥. الأنوار بخصائص المختار، حافظ أحمد بن حجر العسقلاني (۸۵۲ھ)

٦. أنوار النبوة في الخصائص، مفتي ابوالوفاء الكشميري

٧. التحريرات الرائقه في الرّد على من أنكربعض خصائصه عليه السلام كحياته في قبره وصلاته فيه محمد بن محمدالمغربي الغيلاني المكي

٨. تعاليق على الخصائص النبوية، ابن الهائم احمد بن محمد (۸۱۵ھ)

٩. خصائص سيدالعالمين، يوسف بن محمد بن مسعود العبادي الدمشقي (۷۷۶ھ)

١٠. الخصائص الكبرى للنبي صلى الله عليه وسلم، محمد بن ابراهيم الرحماني

١١. خصائص النبي صلى الله عليه وسلم و آل بيته، أبوجعفر القمّي احمد بن محمد

١٢. خصائص النبي صلى الله عليه وسلم، حافظ مغلطائي بن قلج (۷۶۲ھ)

١٣. خصائص النبي صلى الله عليه وسلم، عبدالرحمن بن عمر البلقيني (۸۲۴ھ)

١٤. خصائص النبي صلى الله عليه وسلم، عمر بن علي الأنصاري الوادي آشي (۸۰۴ھ)

١٥. خصائص النبي صلى الله عليه وسلم، يوسف بن موسى المعروف بابن المسدى الأندلسي (۶۶۳ھ)

۱۸. الدرالشمين في خصائص النبي الأمين، ابن جوزی، عبدالرحمن بن علی (۵۹۷ھ)

۱۹. الدررالبهية في شرح الخصائص النبوية، محمد بن عمر النووی الجاوی (۱۳۱۶ھ)

۲۰. ذکرما أعطى نبينا محمدصلى الله عليه وسلم دون الأنبياء–ضياء المقدسی (۶۴۳ھ)

۲۱. طرح السقط فی نظم اللقط فی خصائص النبی، حافظ السيوطی (۹۱۱ھ)

۲۲. غاية السول فی خصائص الرسول، سراج الدين عمر بن علی بن الملقن (۸۰۴ھ)

۲۳. عنوان السعادة فيماخص به نبينا قبل الولادة، محمدبن عقيلة (۱۱۵۰ھ)

۲۴. كشف الأسرار فی خصائص سيدالأبرار، ولی الله بن حبيب اللكهنوی

۲۵. اللفظ المكرم بخصائص النبی المعظم، قطب الدين الخيضری محمد بن محمد الدمشقی(۸۹۴ھ)

۲۷. اللفظ المكرم بخصائص النبی صلى الله عليه وسلم، شهاب الدين أحمد بن محمد بن عبدالسلام (۹۳۱ھ)

۲۸. محصول المواهب الأحدية فی الخصائص والشمائل المحمدية–خليل بن حسن الأسعردی(۱۲۵۹ھ)

۲۹. المختصر من خصائص النبی ابوالربيع سليمان بن سبع السبی

۳۰. مرشد المختارالی خصائص المختار. شمس الدين محمد بن طولون الصالحی (۹۵۳ھ)

۳۱. ملا ذالمستعين فی بعض خصائص سيدالمرسلين، أبوحجاج بن يوسف بن موسىٰ الجذامی

۳۲. من خصائص النبی و شمائله، شعبان محمد اسماعيل

۳۳. نهاية السول فی خصائص الرسول، عمر بن الحسن بن دحيه الكلبی (۶۳۳ھ)

۳۴. الخصائص التی انفردبها النبی عن جميع الانبياء السابقين عليه السلام، ڈاکٹر خليل ابراهيم ملاخاطر.

۴۔ معجزات پر لکھی گئی کتب کا معروف ترین عنوان "دلائل النبوة" ہے۔ چونکہ ان کتب میں ایسا مواد اکٹھا کیا جاتا ہے جو مقام نبوت کا کشاف ہوتا ہے اور نبوت کے قصر رفیع تک رسائی کے لئے مرشد کا کام دیتا ہے۔ اس لئے ان کتب کو کتب دلائل کہتے ہیں۔ الدکتور ضیاء العمری ان کتب کے تسمیہ کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

کتب دلائل ان معجزات اور دلائل پر مشتمل ہوتی ہیں جو نبوت محمدی ﷺ کی حقانیت کو آشکارا کرتے ہیں۔[۲۴] اس نام سے لکھی جانے والی پہلی کتاب محمد بن یوسف الفریابی (م:۲۱۲ھ) کی ہے۔[۲۵]

دلائل النبوۃ کے نام سے لکھی گئی کتب کے مؤلفین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:-

١. أبوزرعة الرازی عبیداللّٰه بن عبدالکریم (٢٦۴ھ)
٢. ابن قتیبة عبداللّٰه بن مسلم (٢٧٦ھ)
٣. ابراهیم بن الهیثم البلدی(٢٧٧ھ)
۴. ابن أبی الدنیا عبداللّٰه بن محمد(٢٨١ھ)
۵. ابراهیم بن اسحاق الحربی(٢٨۵ھ)
٦. ابوبکر الفریابی جعفر بن محمد(٣٠١ھ)
٧. ثابت بن حزم السرقسطی(٣١٣ھ)
٨. ابراهیم بن حماد بن اسحاق(٣٣٠ھ)
٩. ابوبکرمحمد بن الحسن النقاش المقری(٣۵١ھ)
١٠. محمدبن احمد بن ابراهیم بن العسال(٣۴٩ھ)
١١. سلیمان بن أحمدالطبرانی(٣۴٠ھ)
١٢. محمدبن علی القفال الشاشی(٣٦٢ھ)
١٣. عبداللّٰه بن محمد بن حبان الأصبهانی المعروف بأبی الشیخ(٣٦٩ھ)
١۴. ابن منده،أبوعبداللّٰه محمد بن اسحاق(٣٩۵ھ)
١۵. دلائل النبوة تثبیت دلائل النبوة،قاضی عبدالجبار المعتزلی(۴١۵ھ)
١٦. أبونعیم أحمد بن عبداللّٰه الأصفهانی
١٧. جعفر بن محمدالمستغفری(۴٣٢ھ)
١٨. أبوذرالهروی عبدبن أحمد(۴٣۴ھ)
١٩. أبوبکر البیهقی أحمد بن الحسین(٣۵٨ھ)
[illegible]

۲۲. ضياء المقدسی عبدالله بن عبدالواحد(۶۴۲ھ)

۲۳. محمد بن حسن المعری المعروف بالنقاش(۱۵۸ھ)

۲۴. دلائل النبوة ومعجزات الرسول (عبدالحليم محمود(۱۹۸۰م)

۲۵. نجوم المهتدين ورجوم المعتدين فی دلائل نبوة سيدالمرسلين. (يوسف بن اسماعيل النبهانی(۱۳۵۰ھ)

۲۶. سعيد بن عبدالقادر باشنفر

۵: معجزات کے عنوان سے بھی کتابیں تحریر ہوئیں۔ چونکہ انبیاء کے علاوہ دیگر انسان ایسے افعال سرانجام دینے سے عاجز و درماندہ ہوتے ہیں اس لئے انبیاء کے ان خاص افعال کو معجزہ سے تعبیر کر دیا گیا۔ اُردو اورفارسی میں اس عنوان سے خاصا لٹریچر موجود ہے، عربی زبان میں اس نام سے لکھی گئی کتابوں کی فہرست درج ذیل ہے:

۱. الآيات البيّنات فی ذكر ما فی أعضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم من المعجزات – عمر بن الحسن ابن دِحْيَة الكلبی (۶۳۳ھ)

۲. الآيات الواضحات فی وجه دلالة المعجزات – ابی عبدالله محمدبن أحمد ابن مرزوق التلمسانی (۸۴۲ھ)

۳. الاحكام فی معجزات النبی عليه السلام – ابی الحسن الجيانی ، محمد بن أحمد (۵۴۰ھ)

۴. الإعجاز المتين فی معجزات سيدالمرسلين – عبدالله الصديقی.

۵. انشقاق القمر معجزة لسيّد البشر – محمد احمد جاد المولی (۱۹۴۴م)

۶. الأنوار فی آيات ومعجزات النبی المختار – عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی (۸۷۳ھ)

۷. البشائر والاعلام لسياق مالسيدنامحمدصلّى الله عليه وسلم من الأيات البيّنات والمعجزات والأعلام – حافظ الحسن بن علی ابن القطان (۵۴۸ھ)

۸. تشويق المسلمين بمعجزات النبی الأمين – محفوظ احمد الخطيب

۹. الدرر البهية فی معجزات خيرالبرية –احمد بن عيسى بن حجّاج الافليج الأندلسی.

۱۰. تنوير الضمير فی معجزات البشير النذير – محمد سعيد عبدالرحيم القره داغی.

۱۲. الخرائج والجرائح فی المعجزات النبوية وكرامات الأئمة – سعيد هبة الله الروانداى الإمامى (۵۷۳ھ)

۱۳. سرور الناظرين في بيان معجزات سيدالمرسلين – عمر بن علي الاسبيری (۱۲۰۲ھ)

۱۴. الفرج القريب فی معجزات الحبيب – شعبان بن محمد الأثاری (۸۲۸ھ)

۱۵. معجزات خيرالبرية –ابن غصن الاشبيلی ، محمدبن ابراهيم (۷۲۳ھ)

۱۶. مصابيح الأخبار فی معاجز النبی المختار – هاشم بن سليمان الكتكتانی (نسبة الی قرية فی البحرين)، (۱۱۰۹ھ)

۱۷. معجزات الأنبياء ومعراج النبی صلی الله عليه وسلم – ابراهيم بن محمد بن حمدان (القرن الخامس)

۱۸. معجزات المصطفی عليه الصلاة والسلام – خير الدين وانلی.

۱۹. المعجزات الحمدية – وليد الأعظمی

۲۰. معجزات النبی صلی الله عليه وسلم – جعفر بن محمد الفريابی (۳۰۱ھ)[۲۶]

ذیل میں ہم دلائل النبوۃ اور خصائص النبوۃ پر لکھی گئی تین معروف کتب کے منہج و اسلوب کا مختصر جائزہ لیتے ہیں:

ا۔ دلائل النبوۃ=سعید بن عبدالقادر باشنفر

معجزات کے حوالہ سے عربی میں یہ نئی کتاب ہے جو دار ابن حزم بیروت سے ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء میں ایک جلد میں شائع ہوئی۔ چار اجزاء اور ۱۵۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل اس کتاب میں ۱۴۰۰ سے زائد معجزات ہیں اس کے ہر جز کے پہلے صفحہ پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔

اشتمل علی اكثر من ألف واربعمائة دلالة من دلائل نبوته صلی الله عليه وسلم.

ادارہ البحوث العلمیہ والافتاء سعودی عرب کے رکن الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین نے اس کتاب پر تقدیم لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں ایسی شاندار کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔ اسکا مقصد نبوت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان اور آپ کی نبوت کی تصدیق کا واجب ہونا اور شریعت محمدی کی اتباع ہے۔

والمغازی والتفسیر والتاریخ وکذلک التراجم التی أخذت منها احادیث منسوبة الی کتب مفقوده، او مخطوطة۔ (۲۷)

مندرجات کتاب:

مؤلف نے اس کتاب میں معجزات کے حوالہ سے ۱۴ درج ذیل فصول لکھی ہیں:

(۱) اخبار الجن بنبوته آپ کی نبوت کے بارے میں جنوں کی خبریں اس فصل میں ۱۶ روایات ۹ عنوانات کے تحت درج ہیں۔

(۲) اہل کتاب کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کے بارے میں جو مواد دستیاب تھا۔ اس ضمن میں مؤلف نے ان روایات کو جمع کیا ہے جو متقدمین نے اپنی کتب میں لکھی ہیں البتہ انجیل برناباس سے براہ راست نقل کیا ہے۔ مختلف اہل کتاب کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بشارات، تعریفی کلمات اوران کے قبول اسلام کا تذکرہ بھی اس فصل میں ملتا ہے۔ صفحہ ٦۵ سے ۱۸۳ تک کی یہ فصل ۸۵ روایات پر مشتمل ہے۔

(۳) تیسری فصل علامات اخری دالة علی نبوته ایسی دیگر روایات جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس فصل کی دس روایات میں سے آٹھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے متعلق ہیں۔

(۴) ماظهر من معجزاته وبرکاته علیه الصلوٰة والسلام کے عنوان سے ۱۱۰ ایسے معجزات نقل کئے گئے ہیں جو مختلف بیماروں کی شفایابی کے علاوہ مختلف جسمانی و روحانی علاج سے زخموں کی درستی سے متعلق ہیں۔

(۵) پانی اور کھانے میں برکت سے متعلقہ ۴۸ معجزات ص:۲۸۱ سے ۳۱۸ تک ہیں۔

(٦) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی حفاظت سے متعلقہ معجزات ماجاء فی عصمته صلی اللّٰه علیه وآلهٖ وسلم وحفظ اللّٰه له کے عنوان سے ۸۴ معجزات نقل کئے ہیں۔

(۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول دعائیں بھی معجزہ ہیں یہ صرف الفاظ کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ آج بھی شرف قبولیت کے حوالہ سے شان اعجاز لئے ہوئے ہیں۔ مؤلف نے ایسی

خرق عادت واقعات کے لئے مؤلف نے ۳۴ صفحات میں ۵۱ روایات نقل کی ہیں۔

(۹) اشجار، احجار اور حیوانات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب اور ان کا آپ کی اطاعت کرنے کے سلسلہ میں ۱۳۷ احادیث درج کی ہیں اسی فصل میں آپ کے تبرکات اور وصال کے حوالہ سے روایات بھی آئی ہیں۔

(۱۰) کرامات الصحابہ: اس فصل میں مؤلف نے صحابہ اور تابعین کی کرامات جمع کی ہیں دیگر علماء کی طرح مؤلف کا نقطہ نظر یہ ہے کہ صالحین امت کی کرامات بھی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تسلسل ہی ہیں کیونکہ صالحین امت کو یہ مقام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کے طفیل ملا ہے۔ یہ فصل ۲۳۳ واقعات پر مشتمل ہے۔

(۱۱) اخبارہ بالمغیبات کے عنوان سے مؤلف نے ان غیبی خبروں کو نقل کیا ہے جو آپ نے ارشاد فرمائیں۔ یہ وہ اخبار غیب ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک، صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں پوری ہوئیں۔ اس فصل میں وہ خبریں بھی ہیں جو قیامت تک مختلف زمانوں میں پوری ہوں گی۔ ان کو معجزات میں شمار کرنے کا سبب بیان کرتے ہوئے سعید بن عبدالقادر باشفر نے لکھا ہے: **وکل ماورد عنہ صلی اللّٰہ من الانبا بالغیوب لیس ھوالا من اعلام اللّٰہ لہ بہ، للدلالۃ ثبوت نبوتہ وصحۃ رسالتہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم** اسی فصل میں **باب من رأی من الصحابۃ فی منامہ شیأً یدل علی نبوۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم** یعنی صحابہ کا خواب میں کوئی ایسی چیز دیکھنا جو آپ کی نبوت پر دلیل ہو اور **باب اخبار القرآن الکریم عن المغیبات** ہے۔ اس طرح کتاب کی ۱۴ فصلیں پوری ہوتی ہیں۔

یہ کتاب کی طویل ترین فصل ہے جس میں ۶۳۹ روایات ہیں۔

کتاب کا چوتھا حصہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہے اس میں مؤلف نے ۳۸۴ روایات درج کی ہیں۔

کتاب کے امتیازات:

یہ کتاب دلائل النبوۃ پر لکھی جانے والی کتب میں درج ذیل خصوصیات کی وجہ سے امتیازی مقام رکھتی ہے:۔

(۱) مؤلف نے تمام روایات کو بنیادی ماخذ سے نقل کیا ہے اور ہر روایت کی تخریج کی ہے۔

”ولاشک أن فی کثیر من اسانیدھا مقال وأن کثیرا منھا ضعیف وغریب و انما ذکروہ لتقویۃ غیرہ ولما من الشواھد والتابعات التی یقوی بعضھا بعضاً“.

(بے شک اس کتاب میں بہت سی روایات ایسی ہیں جن کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے وہ ضعیف وغریب روایات دیگر روایات، کی تقویت کے لئے بطور تابع وشاہد نقل کی ہیں کیونکہ بعض، بعض کو تقویت دیتی ہیں)۔

(۳) اس کتاب میں کوئی موضوع روایت نہیں ہے۔ واعرضت صفحا عن الاحادیث الموضوعۃ لأن فی سواھا غنی عنھا.(۲۸)

(۴) ”التعلیق“ کے عنوان سے مؤلف نے بعض مقامات پر احادیث کی تشریح میں کسی نکتہ کی وضاحت کی ہے اور دیگر اہم معلومات درج کی ہیں اس سے مذکور معجزہ کی تفہیم میں آسانی ہو جاتی ہے۔(۲۹)

ان تعلیقات میں مؤلف نے روایات سے جدید آلات و انکشافات کے منظر عام پر آنے کا استنباط بھی کیا ہے۔ مثلاً ایک روایت کے الفاظ اذاظھر القول سے ریڈیو اور مائکروفون کی طرف اشارہ سمجھا گیا ہے۔(۳۰) اور ایک روایت کے الفاظ ویخزن العمل کے الفاظ ہیں، ان کی وضاحت کرتے ہوئے مؤلف نے لکھا ہے: خزن العمل:ھوجمعہ وتخزینہ، وھو اشارۃ الی الکمبیوتر الذی یخزن الجھد والعمل.(۳۱) ان تعلیقات میں بعض مقامات پر حدیث کی صحت کے بارے میں علماء کے اقوال کی صورت میں نادر معلومات اکٹھی کر دی گئی ہیں مثلاً حبس الشمس للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات پر تعلیق۔(۳۲)

(۵) ابتدا میں مؤلف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہونے والے ایسے معجزات کا ذکر کیا ہے جو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مماثل ہیں۔ صفحہ ۱۰ سے ۴۵ تک یہ تحقیقی مقالہ ہے جس کا اختتام یحیی بن یوسف الانصاری متوفی ۶۵۶ھ کے اشعار پر ہوتا ہے۔

(۶) یہ کتاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عقیدت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ مؤلف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ پورا پورا درود پاک لکھا ہے۔ جہاں کہیں بصورت ضمیر آپ کا ذکر ہے وہاں بھی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ملتا ہے۔

(۷) کتاب میں جابجا صحابہ کرامؓ اور دیگر شعراء کے نعتیہ ابیات درج ہیں جن سے مصنف کا ادبی

۲۔ الخصائص الکبریٰ فی معجزات خیرالوریٰ: (علامہ جلال الدین السیوطی)

ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد جلال الدین السیوطی الشافعی پہلی رجب ۸۴۹ھ/۳-اکتوبر ۱۴۴۵ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۸ جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ/۱۷-اکتوبر ۱۵۰۵ء کو وفات پائی۔ تاریخ اسلام کے اس بسیار نویس مصنف کی تالیفات ۵۰۰ سے زائد بتائی جاتی ہیں۔ السیوطی نے علوم کے تمام شعبوں میں طبع آزمائی کی ہے۔ آپ کی تالیفات سے اسلاف کی نادر و نایاب کتب محفوظ ہوگئیں۔ ایک عظیم مفسر، محدث، مؤرخ اور ادیب کی حیثیت سے آپ کی تالیفات کو آج بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔(۳۳)

دو جلدوں میں علامہ سیوطی کی یہ کتاب جس کا اصل نام **کفایۃ الطالب اللبیب فی خصائص الحبیب** ہے۔ حاجی خلیفہ نے اس کا نام **النموذج اللبیب فی خصائص الحبیب** لکھا ہے۔(۳۴) معجزات پراس کتاب کے بارے میں خود علامہ سیوطی کی رائے ہے کہ زیر نظر کتاب ایسی بلند پایہ کتاب ہے جس کی تمام اہل علم وفضل گواہی دیں گے یہ ایک وقیع وعظیم تصنیف ہے، دیگر کتب میں اس کا مقام ایسا ہے جیسے کسی تاج میں ٹکے ہوئے ہیرے کا یا جیسے قرآن کریم میں آیت سجدہ کا--- مصنف نے اس کتاب میں وہ تمام احادیث جمع کر دی ہیں جن کے یکجا کرنے سے بڑے بڑے عاجز رہے ہیں۔(۳۵)

علامہ شمس بریلوی اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں: ''اور فخر آدم و آدمیاں پناہ امتاں دستگیر بیکساں سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور قدسی سے ۱۰ھ ہجری تک آپ کے بیشمار اور لاتعداد معجزات کو سرور ذیشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مبارک و مقدس روز و شب اور ماہ و سال کے ساتھ بقید سنین پیش کیا ہے۔(۳۶)

اس کتاب کو مرتب کرنے میں مصنف نے بیس سال صرف کئے۔ بعض معاصرین نے اس کے مندرجات چوری کئے تو علامہ سیوطی نے ''الفارق بین المصنف والسارق'' نامی کتاب لکھی۔(۳۷)

چونکہ کتاب کا نام ''الخصائص'' ہے اس لئے سیرت نگاری کے عمومی اسلوب کے مطابق سنین کے ترتیب سے معجزات کا ذکر کرنے اور اَخبار غیب کو نقل کرنے کے بعد مؤلف نے ان

قبله صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان خصائص کا ذکر جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے۔(٣٨)

جزو دوم کے آخر پر صفحہ ٦٨٦ تک تقریباً ایسے ہی امتیازات و خصائص کا ذکر ہے۔ مؤلف نے کتاب کی ابتدا بھی خصائص کے تذکرہ سے کی ہے: **باب خصوصیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکونہ اول النبین فی الخلق وتقدم نبوتہ واخذ میثاق علیہ.**(٣٩) گویا یہ کتاب معجزات اور خصائص کا مجموعہ ہے غالبًا اسی وجہ سے اس کتاب کو خصائص الکبری کہا گیا ہے۔ اس سلسلہ کا آخری عنوان یہ ہے: "**باب آیة مستمرة من عهد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الآن**" یعنی وہ معجزات جو آپ کے عہد سے لے کر اب تک باقی ہیں۔(٤٠)

اپنی اس کتاب میں روایات کو درج کرنے کی شرائط بیان کرتے ہوئے علامہ سیوطی رقمطراز ہیں:
ونزهته عن الاخبار الموضوعة ومایرد،وتتبعت الطرق والشواهد لما ضعف من حیث السند.(٤١)
کہ اس کتاب سے موضوع اور رد کی ہوئی روایات سے نکال دیا ہے اگر سند میں ضعف آیا تو طرق و شواہد تلاش کیے گئے۔

لیکن امام سیوطی اس کتاب میں اس معیار کو قائم نہ رکھ سکے اور اس میں متعدد موضوع روایات نقل ہو گئی ہیں۔ ڈاکٹر خلیل هراس، جن کی تحقیق سے یہ کتاب تین جلدوں میں دارالکتب الحدیثیہ سے شائع ہوچکی ہے، وہ مؤلف کے اس مؤقف کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "**هذالیس بصیح فان هذا الکتاب کثیراً من الاخبار الواهیة والموضوعة.**(٤٢) امام سیوطی کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کتاب میں واهی اور موضوع روایات کثیر تعداد میں ہیں البتہ امام نے یہ فریضہ ضرور انجام دیا کہ بعض مقامات پر موضوع اور واهی روایت کو نقل کرنے کے بعد اس کی نشاندھی کر دی مثلاً ولادت باسعادت کے موقع پر ظہور پذیر ہونے والے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے بعض روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **هذا الاثر و الاثران قبله فیها نكارة شدیدة ولم اورد فی کتابی هذا اشد نكارة منها ولم تکن نفسی لتطیب بایرادها لکنی تبعت الحافظ ابانعیم فی ذلک.**(٤٣)

یہ روایت اور اس سے پہلی دو روایات میں بہت ہی منکر ہیں میری اس کتاب میں اس درجہ کی کوئی دوسری منکر روایت نہیں۔ اس کو درج نہیں کرنا چاہتا تھا چونکہ حافظ ابونعیم نے اس کو اپنی کتاب

(۱) امام نے حافظ ابونعیم اصفہانی کی کتاب سے بہت استفادہ کیا ہے۔
(۲) اس کتاب میں درج تمام روایات صحیح نہیں۔
(۳) کتاب میں مندرج روایات کا ضعف ایک جیسا نہیں بعض شدید ضعیف اور قابل رد ہیں اور بعض میں ضعف کم ہے انہیں قبول نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ابوطالب کی شفاعت کے بارے میں ایک روایت نقل کرنے کے بعد امام صاحب لکھتے ہیں:

قال الخطیب فی اسنادہ خطاب بن عبدالدائم الارسوقی وھوضعیف یعرف بروایة المناکیرعن یحیی بن المبارک الصنعانی وھو مجھول عن منصور بن المعتمر عن لیث بن ابی سلیم ومنصور لایروی عن لیث ولیث فیہ ضعف.[۴۴]

خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ اس روایت میں عبدالدائم الارسوقی ضعیف راوی ہے اور وہ یحییٰ بن المبارک الصنعانی سے ضعیف روایات نقل کرنے میں معروف ہے اور الصنعانی مجہول ہے اورمنصور بن المعتمر عن لیث بن سلیم کی سند سے روایت کرتا ہے جبکہ منصور کی لیث سے روایات ثابت نہیں اور لیث بھی ضعیف ہے۔

اس طرح امام نے تمام راویوں کا تجزیہ کر کے حقیقتاً روایات کا درجہ واضح کر دیا۔

کتاب کی شروح، مختصرات اور تراجم:

(۱) النموذج اللبیب کی عبدالرؤف المناوی (متوفی ۱۰۳۱ھ) نے دو شرحیں لکھیں ایک ضخیم اور دوسری مختصر۔ ایک کا نام **فتح الرؤوف فی شرح أنموزج اللبیب** ہے۔[۴۵]
(۲) عبدالوھاب بن الشعرانی (متوفی۹۷۲ھ) نے اس کتاب کا خلاصہ تحریر کیا۔[۴۶]
(۳) الخصائص الکبریٰ کے دو اردو تراجم معروف ہیں ایک غلام معین الدین نعیمی کا ترجمہ ہے جس کا ایک جدید ایڈیشن مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہورنے شائع کیا ہے دوسرا مشہور ترجمہ راجا رشید محمود اور سید حامد لطیف کا جسے فرید بک سٹال لاہور نے شائع کیا ہے۔

۳۔ دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ = ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی

حیات مؤلف اور تعارف کتاب:

کی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہے۔ ان میں امام حاکم صاحب المستدرک علی الصحیحین ابوعبدالرحمٰن السلمی اور ابواسحٰق الاسفرائنی جیسے اکابرین و اساطین علم شامل ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۶ ہے۔ آپ کا وصال ۴۵۸ھ میں ہوا۔

علماء آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ابن الجوزی نے آپ کے بارے میں کہا، **کان واحد زمانه فی الحفظ و الاتقان، و حسن التصنیف و جمع العلوم الحدیث و الفقه و الاصول .**

امام ذہبی لکھتے ہیں: **لوشاء البیهقی أن یعمل لنفسه مذهباً لیجتهد فیه لکان قادرا علیٰ ذلک لسعة علوم ہ ومعرفته بالاختلاف.** (یہ تفصیلات مقدمہ سے ماخوذ ہیں)

آپ کو شاعری سے بھی دلچسپی تھی شاہ عبدالعزیز نے آپ کے اشعار نقل کئے ہیں۔[۴۷]

دلائل النبوۃ کے ماخذ اور منہج:

بنیادی طور پر مصنف نے صحیح بخاری و مسلم پر اعتماد کیا ہے۔ الدکتور عبدالمعطی قلعجی کے الفاظ میں **ویعتمد البیهقی أساساً علی الصحیحین وینقل منهما کثیراً ویشیر الی ذلک.**[۴۸]

اسی طرح سنن ابوداؤد، جامع الترمذی، مسند امام احمد، مؤطا امام مالک، سنن ابن ماجہ، سنن النسائی الکبری، سنن الدارمی، مستدرک الحاکم، ابن حبان، مغازی موسیٰ بن عقبہ، مغازی الواقدی، سیرۃ ابن اسحاق بھی ان کے مآخذ ہیں۔[۴۹]

گویا حدیث و سیرت کی بنیادی کتب کو مؤلف نے اپنی اس کتاب کی بنیاد بنایا۔ کتاب میں کل مرویات تقریباً چار ہزار ہیں۔ مؤلف نے صحیح روایات نقل کرنے کی سعی کی ہے۔[۵۰] مؤلف نے روایات کے قبول و رد کے اصول و ضوابط کا اپنے مقدمہ میں ذکر کیا ہے۔[۵۱] مگر احادیث کی صحت کے معیار کو مؤلف قائم نہ رکھ سکے یہاں تک کہ بعض موضوع روایات بھی کتاب میں آ گئی ہیں۔

مختصراتِ کتاب:

اس کتاب کی افادیت کی بناء پر علماء نے اس کتاب کے مختصرات تیار کئے۔ الدکتور عبدالمعطی قلعجی نے دو کا ذکر کیا ہے:۔

دلائل النبوۃ للبیھقی پر تحقیقی کام:

دلائل النبوۃ کے متداول نسخہ پر الدکتور عبدالمعطی قلعجی نے تحقیقی کام کیا ہے۔ محقق نے دس مختلف مخطوطات سے ۷ جلدوں میں اس کتاب کو مرتب کیا۔ پہلی جلد میں ۱۴۳ صفحات پر مشتمل مقدمہ میں محقق نے معجزات کی حقیقت و اہمیت، امام بیہقی کے احوال اور علم و فضل، اس موضوع پر ہونے والے کام کے تذکرہ کے علاوہ تقریباً ۱۵۰ کتب کے نام دیئے ہیں جو اس تحقیقی کام میں مراجع کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن مخطوطات کی مدد سے اس تحقیقی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ان کے عکس بھی دیئے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن محمد عثمان نے بھی اس کتاب کے ایک مخطوطہ پر تحقیقی کام کیا ہے جسے مکتبہ السّلفیہ مدینہ منورہ نے ۱۹۶۹ء میں شائع کیا۔ ۳۵ صفحات پر مشتمل مقدمہ میں محقق نے معجزات کی حقیقت پر بحث کی ہے اور دلائل کی درج ذیل تین اقسام ذکر کیے ہیں:

(۱) الدلائل العلمیة علی النبوۃ

(۲) الدلائل العقلیه علی النبوۃ

(۳) الدلائل التاریخیه [۵۳]

کتاب کے مضامین کی ترتیب:

ہر جلد کو ''سفر'' کہا ہے۔ اس طرح ۷-اسفار میں یہ کتاب مکمل ہوئی ہے۔ ہر سفر کے مضامین کی اجمالی فہرست درج ذیل ہے۔

السفر الاول: محقق اور مؤلف کے مقدمہ کے علاوہ اس کتاب میں ولادت نبوی اور شمائل کے ابواب ہیں۔

السفر الثانی: ولادت کے بعد سے لے کر ہجرت کے بعد اذن جہاد تک ظہور پذیر ہونے والے معجزات اس جلد میں ہیں۔

السفر الثالث: اس حصہ سے مغازی کا آغاز ہوتا ہے۔ غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ احزاب سے متعلقہ معجزات اس میں ہیں۔

السفر الخامس: فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ تبوک، وفود کی آمد اور حجۃ الوداع سے متعلقہ معجزات و آیات اس جلد کی زینت ہیں۔

السفر السادس: گذشتہ جلدوں میں تاریخی اعتبار سے جن دلائل کا تذکرہ کیا اس کے علاوہ آپ کی حیات مبارکہ کے واقعات پر مشتمل چھٹی جلد میں اشجار کا بارگاہ رسالت میں اطاعت و انقیاد، طعام و مشروبات میں آپ کی دعا سے اضافہ ہونا، یہود کے آپ سے سوالات اور اخبار غیب جیسے مباحث ہیں۔

السفر السابع: ساتویں جلد میں نزول وحی کی کیفیت، مرض رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفصیلات مذکور ہیں۔

اس جلد کے آخر پر درج ذیل پانچ فہارس ہیں:۔

ا۔ آیات قرآنی، ۲۔ احادیث، ۳۔ اعلام، ۴۔ قبائل وشعوب

(۵) بقاع و امکنہ

ان فہارس کو ابو ھاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول نے مرتب کیا ہے۔

امام بیھقی کی اس ترتیب سے بعض واقعات میں تکرار بھی آیا ہے جیسے اصحاب الفیل کا قصہ، کھجور کے خشک تنے کا رونا، حدیث ام معبد وغیرہ۔

تجاویز:

عصر حاضر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پہلو پر کام کرنے کے لئے درج ذیل تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

ا۔ اس موضوع کو ان ذیلی عنوانات کے مطابق تقسیم کیا جائے:۔

(ا) ''بشارات'' کے عنوان سے الہامی و غیر الہامی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلقہ مبشرات کو اکٹھا کیا جائے۔ تلاش و تفحص کا یہ کام صرف سلف صالحین کی کتب سے ہی نہ جمع کیا جائے بلکہ ان کتب کے تازہ ایڈیشن دیکھے جائیں اور علمائے اسلام کی عبارات سے موازنہ کر کے ان

ہوں گے۔

(i) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت شان کا اندازہ ہوگا کہ سابقین بھی آپ کی اطلاع دیتے آئے ہیں۔

(ii) دیگر مذاہب کی کتب میں تحریف کا ثبوت منظر عام پر آئے گا۔

(ب) ''أعلام'' کے نام سے ان خارق عادت امور کی تجمیع کا کام کیا جائے جو اعلان نبوت سے قبل ظہور پذیر ہوئے۔

(ج) اعلان نبوت کے بعد ظاہر ہونے والے واقعات کے لئے ''آیات'' کی تعبیر اختیار کی جائے۔

(د) ''اخبار الغیب'' کا عنوان ان غیبی خبروں کے لئے ہو جو آپ نے بیان فرمائیں۔ اس موضوع پر احمد بن محمد بن الصدیق الغماری نے ایک اچھوتے عنوان سے کتاب رقم فرمائی جس کا عنوان ''**مختصر مطابقة الاختراعات العصرية لما اخبربه سيدالبرية**'' ہے۔(۵۵)

(ر) صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی کرامات چونکہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ معجزات کی شاہد ہیں اس لئے ''شواہد'' کے نام سے ان کو جمع کیا جائے۔

(ص) ''خصائص'' کا موضوع آپ کے ان امتیازات کے لئے ہو جو انبیاء کرام علیہم السلام میں آپ کو حاصل ہیں یا آپ کے لئے خصوصی احکامات جیسے صوم وصال اور چار سے زائد نکاح، کتب خصائص کے ذیلی عنوانات درج ذیل ہو سکتے ہیں۔

(i) اس دنیا میں آپ کو جو امتیازات عطا کئے گئے جیسے ختم نبوت اور اعجاز القرآن۔

(ii) وصال کے بعد عالم برزخ میں آپ کے امتیازات مثلاً آپ کو امتیوں کے سلام کا پہنچانا۔

(iii) عالم آخرت میں آپ کی خصوصیات و امتیازات جیسے مقام محمود کا عطا کیا جانا اور شفاعت کبریٰ۔

(iv) وہ خصائص جو آپ کی نسبت سے دوسروں کو حاصل ہوئے۔ ان اہل نسبت کے حوالہ سے خصائص کی تقسیم اس طرح ہو سکتی ہے:

(ا) اہل بیت کے امتیازات

(ب) ازواج مطہرات کے خصائص

(ج) صحابہ کرام کے امتیازات

اس ضمن میں مفسرین-متقدمین و متاخرین کی آراء کا جائزہ بھی لیا جائے۔

(۲) نبوت کی ضرورت، مقام نبوت، معجزہ کی حقیقت اور مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات کے لئے "اثبات نبوۃ" کے عنوان سے دلائل جمع کئے جائیں۔ حضرت شیخ احمد سرہندی (متوفی ۱۰۳۴ء) کا رسالہ "اثباۃ النبوۃ" اس کی عمدہ مثال ہے۔ چند مزید مثالیں درج ذیل ہیں۔

(i) البرهان المسدد فی اثبات نبوة سیدنا محمد، یوسف بن اسماعیل نبھانی (متوفی ۱۳۵۰ھ)

(ii) الحجة فی اثبات نبوة النبی علیه السلام (بشر بن المعتمر متوفی ۲۱۰ھ)

ابن تیمیہ کی کتاب الجواب الصحیح (جلد چہارم) اور "النبوات" کا شمار بھی اسی نوع میں کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح محمد علی الصابونی کی النبوۃ والانبیاء بھی اس حوالہ سے اہم ہے۔

(۳) معجزات کے لئے صحیح، ضعیف اور موضوع روایات علیحدہ کی جائیں۔ مؤرخین کی بجائے محدثین کے اصول کو اپناتے ہوئے معجزات نبوی اکٹھے کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے سب سے پہلے کتب ستہ میں بکھرے ہوئے واقعات کو جمع کرنا چاہیے۔

(۴) معجزات میں خدمت انسانی کے پہلو کو بھی نمایاں کیا جائے۔

(۵) اس موضوع پر مطبوعہ کتب کا تعارف شائع کیا جائے۔

(۶) اس موضوع پر کام کرنے کے لئے درج ذیل ماخذ سے کام لیا جائے:

(i) قرآن کریم

(ii) سابقہ الہامی کتب

(iii) مجموعہ ہائے احادیث، کتب سیر (قدیم کتب سیر ہی سے استفادہ کیا جائے جیسے الطبقات الکبری لابن سعد (متوفی ۲۳۰ھ) اس کتاب کے دو عنوان ملاحظہ فرمائیں:

(i) علامات النبوة فی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قبل ان یوحی الیه .(۵۶)

(ii) علامات النبوة بعد نزول الوحی علی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم .(۵۷)

(۷) بعض معجزات پر علیحدہ مستقل کام کیا جائے جیسے معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اعجاز القرآن۔

حواشی

۱۔ مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی، (م:۱۰۳۴ھ) ادارہ مجددیہ کراچی، س-ن، ص:۱۴-۱۷

۲۔ ابن تیمیہ، شیخ تقی الدین ابوالعباس، (م:۷۲۸ھ)، مجموع فتاوی شیخ الاسلام جلد۱۱، ص:۳۱۲-۳۱۳

۳۔ ابن تیمیہ، شیخ تقی الدین ابوالعباس (م:۷۲۸ھ)، **الجواب الصحیح لمن بدّل دین المسیح**، مطبعۃ المدنی قاہرہ س-ن جلد ۴، ص:۶۷

۴۔ محمد سلیمان منصور پوری، قاضی، (م:۱۹۳۰) رحمۃ للعالمین، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، س-ن، جلد:۳، ص:۱۴۲-۱۴۳

۵۔ البغوی، الحسین بن سعود، الانوار فی شمائل النبی المختار جلد اول ص:۷

۶۔ **حسن المصطفوی التحقیق فی کلمات القرآن الکریم** تہران جلد اول ص:۲۴۷

۷۔ اسماعیل حقی، شیخ، (م:۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان، مکتبہ الاسلامیہ کوئٹہ ۱۹۸۵ء جلد:۲، ص:۳۳۳۔ یہاں مفسر مذکور کی خوبصورت، محبت بھری عبارت کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں: **نفس النبی علیه السلام برهانا بالکیة فکان برهان عینیه ماقال علیه السلام (لاتستبقونی بالرکوع والسجود فانی اراکم من خلفی کما اراکم من امامی)وبرهان بصره(مازاغ البصر وماطغی)وبرهان انفه قال(انی لاجد نفس الرحمان من قبل الیمن)وبرهان لسانه (ماینطق عن الهوی ان هوالاوحی یوحی)وبرهان بصاقه ماقال جابر رضی اللّٰه عنه انه امریوم الخندق لاتخبزن عجینکم ولا تنزلن برمتکم حتی اجئ فجاء فبصق فی المجین وبارک ثم بصق فی البرمة فاقسم باللّٰه انهم لاکلوا وهم الف حتی ترکوه وانصرفوا وان برمتنا لتغط ای تغلی وان عجیننا لیخبز کما هو. وبرهان تفله انه تفل فی عین علی کرم اللّٰه وجهه وهی ترمد فبرئ باذن اللّٰه یوم خیبر.وبرهان یده ماقال تعالٰی(وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰه رمی)**..........

۸۔ وہ چیز جو حق کو باطل سے ممتاز کر دے۔ معجزات چونکہ حق کو واضح کرتے ہیں اور باطل کو آشکار کرتے ہیں اس لئے انہیں فرقان کہا گیا۔ مکارم شیرازی، ناصر، تفسیر نمونہ، ترجمہ سید صفدر حسین نجفی، مصباح القرآن ٹرسٹ، لاہور ۱۴۱۷ھ، جلد اول، ص:۲۰۵ سورۃ البقرہ کی آیت:۵۳ کے تحت یہ وضاحت کی گئی ہے کہ فرقان سے مراد معجزات بھی ہو سکتے ہیں۔

۹۔ کیلانی، عبدالرحمٰن، مترادفات القرآن، مکتبہ السلام، لاہور ۲۰۰۰ء ص:۸۴۷-۸۴۹ (روشن اور واضح نشانی جس سے آنکھ کھل جائے، معجزہ)

۱۰۔ ابن حجر عسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی، (م:۸۵۲ھ) فتح الباری، دارالنشر الکتب الاسلامیہ، لاہور ۱۴۰۱ھ، جلد۶ ص:۵۸۰-کتاب المناقب۔

۱۳۔ الھیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر، (م:۸۰۷) مجمع الزوائد، مؤسسۃ المعارف، بیروت ۱۹۸۶ء
۱۴ مصدر سابق جلد:۹، ص:۷
۱۵۔ البنا، احمد عبدالرحمٰن، الفتح الربانی، دارالشھاب قاہرہ، س-ن، جلد:۲۲، ص:۳۹
۱۶۔ احمد یار خاں، مفتی، (م:۱۳۹۱ھ) مراۃ المناجیح، گجرات، جلد۸، س-ن، ص:۱۱۳-۱۱۴
۱۷۔ البغوی، الحسین بن مسعود (م:۵۱۶ھ)، الانوار فی شمائل النبی المختار، دارالمکتبی دمشق، ۱۹۹۵، جلد اول، ص:۷
۱۸۔ محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن، المسند الجامع، تحقیق السید ابوعاصم نبیل، دارالبشائر الاسلامیہ، مکۃ المکرمۃ، ۱۹۹۹ء جلد اول، ص:۲۰۳-۵۵۸
۱۹۔ ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبداللہ بن محمد(م:۲۳۵) مصنف ابن ابی شیبہ، کراچی، جلد۱۱، ص:۴۳۰-۵۱۶
۲۰۔ کشف الظنون جلد اول ص:۲۰۴
۲۱۔ کشف الظنون جلد اول، ص:۲۰۴
۲۲۔ ضیاء العمری، اکرم، السیرۃ النبویۃ الصحیحہ، مکتبہ العبیکان، الریاض، جلد اول ص:۵۱
۲۳۔ موسوعۃ نضرۃ النعیم جلد اول ص:۱۸۶
۲۴۔ کتابوں کے ناموں کے لئے دکتور صلاح الدین المنجد کی کتاب "**معجم ما ألّف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دارالکتاب الجدید**، بیروت ۱۹۸۲ء" سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کشف الظنون، الفہرست اور ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کی کتاب "تاریخ تدوین سیرت" مطبوعہ دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد ۲۰۰۳ء سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ ان مؤلفین نے اپنی کتب میں مذکورہ کتب کے مطبع اور تاریخ اشاعت کا ذکر کیا ہے۔
۲۵۔ باشنفر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوۃ، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص:۶
۲۶۔ باشنفر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوۃ، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص:۶
۲۷۔ چند صفحات کے نمبر درج ذیل ہیں جن پر تعلیقات درج کی گئی ہیں۔

۱۲۷، ۱۸۰، ۱۹۰، ۳۱۸، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۶۰، ۳۶۶، ۳۷۰، ۳۹۳، ۴۰۸، ۴۱۰، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۸، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۳۰، ۴۳۸، ۴۴۱، ۴۴۴، ۴۴۶، ۴۴۸، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۲، ۴۷۲، ۴۷۷، ۴۷۹، ۵۰۴، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۲، ۸۴۲، ۸۴۳، ۱۱۳۷

۲۸۔ باشنفر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوۃ، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص:۱۳۰۴
۲۹۔ باشنفر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوۃ، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص:۱۳۰۴
۳۰۔ باشنفر، سعید بن عبدالقادر، دلائل النبوۃ، دار ابن حزم، بیروت ۲۰۰۳ء ص:۵۴۵
۳۱۔ احوال حیات "تدریب الراوی" کے مقدمہ میں عبدالوہاب عبداللطیف نے تفصیل سے لکھے ہیں۔ سیوطی، جلال

۳۳۔ سیوطی، جلال الدین الخصائص الکبری (اردو) مترجم راجا رشید محمود، فرید بک سٹال لاہور، جلد اول ص:۱۸
۳۴۔ شمس بریلوی مقدمہ اردو ترجمہ تاریخ الخلفاء، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ۱۹۷۶ء ص:۲۳
۳۵۔ کشف الظنون جلد اول، ص:۳۰۵
۳۶۔ سیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، المکتبہ النوریۃ الرضویۃ، لائلپور، جزو دوم ص:۱۸۴
۳۷۔ سیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبری، المکتبہ النوریۃ الرضویۃ، لائلپور، جزو دوم ص:۳
۳۸۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، المکتبہ النوریہ الرضویہ جز دوم ص:۲۸۶
۳۹۔ مصدر سابق ص:۳
۴۰۔ الخصائص الکبریٰ، تحقیق دکتور محمد خلیل ھراس، دارالکتب الحدیثیہ، جلد اول، ص:۸
۴۱۔ مصدر سابق ص:۴۹
۴۲۔ مصدر سابق، ص:۸۷
۴۳۔ معجم ما الف عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ص:۳۳۲
۴۴۔ کشف الظنون جلداول،ص:۷۰۶
۴۵۔ شاہ عبدالعزیز، بستان المحدثین، مترجم، مولانا عبدالسمیع میر محمد کتب خانہ کراچی، ص:۸۴
۴۶۔ البیھقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوۃ، تحقیق الدکتور عبدالمعطی قلعجی، دارالکتب العلمیۃ بیروت، جلداول، ص:۸۹
۴۷۔ مصدر سابق
۴۸۔ جلد اول ص:۴۷ مقدمہ از مؤلف
۴۹۔ مصدر سابق ص:۲۹-۴۲
۵۰۔ مصدر سابق ص:۹۱-۹۲
۵۱۔ اس کتاب کی دو جلدیں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد کی لائبریری میں راقم نے دیکھی ہیں۔ غالبًا یہ نامکمل کام ہے۔ واللہ اعلم
۵۲۔ ۱۱۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب دارالفکر العربی قاہرہ سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی۔
۵۳۔ خالد عبدالرحمٰن العد نے اس کتاب کی احادیث کی تخریج کی ہے۔ دارالالباب، دمشق سے ۱۹۸۹ء میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔
۵۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دارالفکر، بیروت ۱۹۵۸ء (ص:۱۵۰-۱۶۸)
۵۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دارالفکر، بیروت ۱۹۵۸ء (ص:۱۷۰-۱۹۰)